بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸

چشم بد دور

گویم بانو گرائی چہا در قادیان مینی

دوا مینی ۔ شفا مینی ۔ غرض دار الامان مینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۶ | ۱۶ جمادی الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۱ نمبر ۱۶

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	۱۰۰
معاونین { بر رضائے خود	۲۰ / ۱۰ / ۵
عام قیمت	۲ / ۸

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین ۔ وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر بدر ۔ اور خط وکتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک سر مو دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض لِلّٰہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا

درس قرآن

یہ عاجز بسبب تپ لرزہ جو بتی علیل ہے درس قرآن نہیں لکھ سکا اسواسطے مخدومی مکرمی حکیم فضل الدین صاحب نے درس قرآن اخبار بدر کے واسطے تحریر کیا ہے اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طس تلک ایت القران وکتب مبین

ھدے وّ بشرے للمؤمنین ÷

جس قدر دنیا میں مفید اور نفع رسان باتیں ہیں قرآن المجید میں بھی ضرور انکا شمہ موجود ہوتا ہے منجملہ ان کے حروف مقطعات کے ساتھ اختصار کا کام بھی ہے۔ ہر زمانہ میں جب کسی نے کوئی اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا قرآن کریم پر کیا ہے وہی بات خود اس کے اندر بھی پائی گئی ہے بلکہ وہ نمونہ اس سے بھی بڑھ کر بدتر معترض کے اندر بھی پایا گیا ہے۔ آج کل طسٓ - یسٓ - طٰہٰ - الرٰ - وغیرہ حروف مقطعات قرآنی پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ حروف معما کی طرح ہیں مگر یہ اعتراض ایسے وقت میں کیا گیا ہے کہ سب ساری مہذب دنیا استعمال مفردات میں مجبور کی گئی ہے انگریز تو یہ اعتراض کر ہی نہیں سکتے ان کے کارخانے سامان خطابات امتحانات اپنے ناموں وغیرہ میں استعمال حروف مفردات کا بکثرت ہوتا ہے ایف - اے - بی اے - ایم - اے - وغیرہ - آریہ نے خطوط و کاغذات پر الف و م اوم لکھا جاتا ہے قرآنی حروف کی تفسیر صحابہ جیسے حضرت علی ابن مسعود ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم نے کی ہے بعض تفاسیر میں بھی بہت لمبی تفسیر ان حروف کی بیان کی گئی ہے غرضکہ جو مضمون کسی سورۃ کا یا کوئی سمجھ میں نہ آئے یا اس کا سمجھنا دشوار ہو تو کچھ اسماء الٰہیہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں پس وہ اسماء جسکی وہ آیات مظہر ہوتے ہیں ان مفردات سے بڑا کام ..... قرآن حدیث طب وغیرہ علوم میں لیا گیا ہے جیسے قرآن میں صلی الوصل اولی مسل قد یوصل ج جائز ص وقف ح حدثنا نا اخبرنا م ملد منکو احد وغیرہ غرض تمام علوم عربی میں مقطعات سے کام لیا گیا ہے۔ طس - ط سے اسم الٰہی لطیف اور س سے سمیع مراد ہے یعنی یہ آیات قرآن اور کتاب کھول کر سنانے والے کی ہیں یا جو اللہ لطیف سمیع کی حضور سے نازل ہوئی ہیں جیسے فرامین کے سر پر لکھا جاتا ہے اجلاسی فلاں حاکم سے یہ حکم جاری ہوا ہے اسی طرح اس سورہ کے سر پر فرمایا گیا - ھُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ہدایت اور بشریٰ مومنوں کے لیے ہے لطافت سے ہدایت اور سمیع سے بشری کو بشرے ملتا ہے ہر ایک آسمانی مذہب والا اپنے کتاب کی نسبت ہادی اور بشری ہونے کا دعوی کرتا ہے مگر صرف دعوی قابل پذیرائی نہیں ہوتا جب تک ثبوت نہ ہو ثبوت کیسے بعض بعد الموت کا وعدہ کرتے ہیں اور سچا مذہب وہ ہے جس کے پاس وعدہ ہی وعدہ نہ ہو بلکہ نقد ثبوت بھی موجود ہو چنانچہ مذہب اسلام اسی دنیا میں ہدایت والوں کو بشری کا وعدہ دیتا ہے قرآن مجید میں ہدایت بھی ہے اور جو ہدایت پر ایمان لاوے اور عمل کرے اسکو بشری بھی ہے ہدایت تو ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ جو مضبوط رکھیں نماز کو ایک طرح ہدایت تو یہ ہے کہ عظیم الشان ذات کے سامنے خشوع خضوع سے قسم قسم کی نیاز مندی کا اظہار کرے عظمت و جبروت الٰہی کو یاد کر کر ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح حضور میں کھڑے ہونا جھکنا زمین پر گر پڑنا اور پھر اپنے محسن صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دعائیں کرنا یہ تو نماز ہے ہاتھ پاوں زبان ناک آنکھ کان سے اکثر کام ہوتے رہتے ہیں جو بعض ان میں غلطی پر بھی مبنی ہوتے ہیں خصوصاً ناک تو ایسی چیز ہے کہ اسکے بدبو بھی الشان سب کچھ برباد کر دیتا ہے پس بقدر طاقت انکو ظاہری طور پر صاف کرو اور باطنی پاکی اور صفائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو - اسیواسطے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعد وضو کے پڑھو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ ÷ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ اور دیا کریں زکوٰۃ بدنی خدمات تو کسی قدر سہل ہیں مگر مال کا خرچ کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے -

گر جان طلبی مضائقہ نیست ÷ زر می طلبی سخن درین است

مگر مومن صادق کو مال کا خرچ کرنا مشکل نہیں ہوتا اسیواسطے اس کا نام صدقہ ہے یعنی مومن کے صدق کی علامت ہے وہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور مخلوق کی بہتری کے لیے مال خرچ کرتا ہے وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ اسی پر بس نہیں بلکہ وہ جزا و سزا پر یقین رکھتے ہیں - یہ تو ہدایت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ جو لوگ جزا و سزا کو نہیں مانتے ان کے لیے ہمنے انکے وہ نیک اعمال جو انکو کرنے چاہییں عمدہ عمدہ پیرایوں میں خوبصورت کر کے دکھلائے ذ یہ ہدایت ہے مگر پھر بر غور سے نہیں دیکھتے اندھوں کا سا کام کرتے ہیں مگر برے کام کو خوبصورت کر کے دکھانا شیطان کا کام ہے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ پ ۱۴ شیطان نے انکو ان کے برے اعمال خوبصورت کر کے دکھا دیے نیک کام کا خوبصورت کر کے دکھانا اللہ تعالےٰ کا کام ہے حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ پ ۲۶ اللہ تعالٰی ہی نے تمہارے دلوں میں ایمان محبوب بنایا اور خوبصورت کر کے دکھایا اسکو تمہارے دلوں میں اور ناپسند کر کے دکھایا کفر بدعہدی بے فرمانی کو - ایسی آیات قرآن مجید میں اور بہت ہیں جنمیں صریح لفظوں میں فرمایا کہ بد اعمال شیطان خوبصورت کر کے دکھلاتا ہے - اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَھُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ انکو بڑا عذاب اور انجام کار ان کو بڑا ٹوٹا ہوگا ان کے لیے بشری کا کوئی حصہ نہیں - وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ تو تو دیا گیا ہے قرآن اللہ لطیف سمیع سے جو حکیم اور علیم بھی ہے مومنوں کی دعا سنتا اور ان کے ہدایت پر چلنے کو دیکھتا اور بشری دیتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِہٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا جب کہا موسیٰ نے اپنے ساتھیوں کو کہ میں نے آگ دیکھی ہے اور یہ نظارہ معلوم ہوتا ہے سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ لاؤں گا تمہارے لیے کوئی خبر یا لاؤں گا تمہارے لیے جلتا ہوا انگارہ تا کہ تم تاپو آرام پاؤ سینکو - آجکل بڑے آدمی اپنے ماتحتوں یا کم درجہ والے لوگوں یا ساتھیوں کو کام کے لئے بھیجتے ہیں مگر انبیاء خود مفید اور ضروری اور مشکل کام کرتے اور دوسروں کو آرام دیتے ہیں یہ قابل غور اور قابل تقلید امر ہے اب ہر ایک انسان اپنے اندر غور کرے کیا وہ ایسا کرتا ہے کہ مشکل کام خود کرے اور دوسرونکو آرام دے ایکدفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ جنگل میں تھے کھانا پکانے کیوقت تمام صحابہ پر کام تقسیم کر دیا آخر فرمایا کہ اب سب کام تقسیم ہو گئے تو لکڑیاں میں لاؤں گا وہ جبراً ہو گئے مشکل کام اپنے لیے رکھ لیا - کیسا پاک نمونہ ہے فَلَمَّا جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ÷ جب وہاں پہونچے آواز دی گئی کہ جو شخص آگ کی طلب میں آیا ہے اسکو برکت دی گئی جو اسکے ارد گرد موجود ہیں * اور پاک ہے اللہ تعالےٰ پالنے والا جہانوں کا یعنی حضرت موسیٰ ظاہری طور پر خیر خواہ بنا اللہ تعالی نے اسکو روحانی

بقیہ صفحہ ... پر

* اصل بات یہ ہے کہ یہ موقعہ حضرت موسیٰ کے لیے تجلی الٰہی اور نزول وحی رحمانی کا تھا جس کے ساتھ ملائکہ کا بھی نزول تھا اور یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب کسی رسول اور نبی پر وحی اترتی ہے تو فرشتوں کا بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس وحی کی حفاظت کے لیے نزول ہوتا ہے تاکہ رحمانی وحی کے ساتھ کسی قسم کا شیطانی دخل نہ ہو جاوے چنانچہ اللہ تعالی سورہ جن میں فرماتا ہے کا یظہر

ہفتہ دار الامان

۱ - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین کتاب براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جارہا ہے

۲ - حضرت مولوی نورالدین صاحب و مولوی عبدالکریم صاحب بخیر و عافیت ہین - درس قرآن شریف باقاعدہ ہر روز بڑی مسجد میں بعد نماز عصر ہُوا کرتا ہے

۳ - مخدومی اخویم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین جن کی بیماری کی خبر گذشتہ اخبار مین دیگئی تھی - اب بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہین - چودھری صاحب کی صحت کا قصہ عجیب ہے - ان کو مرض اسہال تہا - دس دن تک برابر اسہال آتے رہے - دسویں دن حالت نہایت نازک ہوگئی - دو دو منٹ پر اسہال آنے شروع ہوئے ساتھ ہی قے شروع ہوگئی - اور نہایت سخت کمزوری تھی اس وقت حضرت مسیح موعود کو خبر ہوئی - آپ نے بعد عصر دوائی ارسال کی - اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد تین دفعہ ارسال فرمائی - تیسری دفعہ دوائی پیتے ہی فوراً اسہال اور قے بند ہوگئی - اور تمام کرب اور تکلیف رفع ہوگئی - اور یا تو چودھری صاحب مثل مردہ کے ہو رہے تھے - اور یا صحت کے ساتھ اٹھ بیٹھے - فالحمد للہ اب بخیر و عافیت دفتر کے کام مین حسب معمول مصروف ہین -

۴ - اس ہفتہ مین مفصلہ ذیل احباب تشریف لائے - بابو محمد امین صاحب - مبارک شاہ صاحب طالب علمان رڑکی کالج - منصب علی شاہ صاحب خیاط از لدھیانہ میان خیرالدین صاحب و گل محمد صاحب طالب علمان علی گڈھ کالج - بابو محمد امین صاحب کے پاس ایک کیمرا تھا جس سے انھوں نے کئی لوگوں کی تصویرین اتارین - ان کے علاوہ راولپنڈی شاہ پور وغیرہ مختلف مقامات سے احباب

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء کو قبل از اذان نماز فجر زلزلہ کا ایک تیز دہکا محسوس ہوا - کوئی ایک منٹ تک رہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۲۰ - جولائی ۱۹۰۵ء - مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ میرے کپڑے کو ایسا معلوم ہوا - کہ گویا آگ لگ گئی ہے - پانی ڈالا - تو کپڑا بالکل صاف نکل آیا - گویا اس کو کچھ آنچ نہ پہنچی تھی - فقط - مولوی صاحب کے والد صاحب بیمار ہین - حضرت نے فرمایا - انکی صحت کی طرف اشارہ ہے

۲۲ - جولائی ۱۹۰۵ء - خان صاحب ذوالفقار علی خان کی زوجہ کلاں کی وفات کا ذکر آیا - عاجز کو حکم دیا - کہ ہماری طرف سے ان کو تعزیت نامہ لکھدین - کہ صبر کرین موت فوت کا سلسلہ دنیا مین لگا ہُوا ہے - صبر کے ساتھ اجر ہے

فرمایا - قبولیت دعا حق ہے - لیکن دعا نے کبھی سلسلہ موت فوت کو بند نہین کر دیا - تمام انبیاء کے زمانہ میں یہی حال ہوتا رہا ہے - وہ لوگ بڑے نادان ہین - جو اپنے ایمان کو اس شرط سے مشروط کرتے ہیں کہ ہماری دعا قبول ہو اور ہماری خواہش پوری ہو - ایسے لوگوں کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے - وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ -

بعض لوگ ایسے ہین - کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہین - اگر اس کو بھلائی پہنچے تو اس کو اطمینان ہو جاتا ہے - اور اگر کوئی فتنہ پہنچے تو منہ پھیر لیتا ہے - ایسے لوگون کو دنیا اور آخرت کا نقصان ہے - اور یہ نقصان ظاہر ہے -

فرمایا صحابہ کے درمیان بھی بیوی بچوں والے تھے اور سلسلہ بیماری اور موت فوت کا بھی ان کے درمیان جاری تہا - لیکن ان مین ہم کوئی ایسی شکایت نہیں سنتے جیسے کہ اس زمانہ کے بعض نادان شکایت کرتے ہین - اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ دنیا کی محبت کو طلاق دے چکے تھے - وہ ہر وقت مرنے کے لئے طیار تھے تو پھر بیوی بچوں کی ان کو کیا پرواہ تھی - وہ ایسے امور کے واسطے کبھی دعائیں نہ کرواتے تھے - اور اسی واسطے اس مین کبھی ایسی شکایتین بھی نہ پیدا ہوتی تھین - وہ دین کے راہ مین اپنے آپ کو قربان کر چکے ہوئے تھے

۲۴ - جولائی ۱۹۰۵ء - پشاور کے دو دوست پیش ہوئے - ان کے متعلق ذکر ہُوا کہ مخالفین نے ان کو بہت ہی دکھ دیا ہے - فرمایا - صبر کرنا چاہیئے ایسے موقعہ پر صبر کرنے سے اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے

تار کی خبرین از لنڈن

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء - لارڈ کرزن کی سپیچ تار مین منگوائی گئی ہے - لنڈن مین اس کے متعلق بہت چرچا ہے

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء جاپانی فوج ولاڈی واسٹک پہنچ گئی ہے

" " " - روسیون کے بہت سے ڈوبے ہوئے جہاز جاپانی نکال کر اپنے استعمال مین لا رہے ہین

۱۹ - جولائی ۱۹۰۵ء - صلح کانفرنس کے جاپانی ممبر امریکہ پہنچ گئے - بڑی عزت کے ساتھ سرکار امریکہ نے ان کو اپنی خاص ریل پر سوار کیا - روسی ممبر صلح بھی عنقریب وہان پہنچنے والے ہین -

مختلف اخبار

شملہ سے خبر آئی - لارڈ کرزن بہادر بیمار ہین

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کا اکلوتا لڑکا فوت ہوگیا ریاست کو سخت ماتم درپیش ہے

بنگال کی تقسیم پر صوبہ بنگالہ مین بہت جوش پھیلا ہُوا ہے

قسطنطنیہ مین سلطان المعظم پر بم کے گولے کا کسی نے وار کیا جمعہ کو سلام علیک کی رسم ادا کر کے مسجد جامع سے نکلتے تھے کہ کسی نے بزور گولہ پھینکا - سلطان کو چوٹ نہیں آئی لیکن ان کے کئی ہمراہی قتل اور کسی سخت مجروح ہو گئے

کیلے فورنیا کے ساحل سانڈ اگو پر ایک جنگی جہاز کے پہٹ جانے سے ۳۹ آدمی ہلاک ہوئے - ۸۰ مجروح ہوئے اور ۲۱ آدمی گم ہین - شاید غرق ہوگئے

شریف مکہ معظمہ جنکا نام عون رفیق تہا - ۱۸ - جولائی ۱۹۰۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے

آریہ سماج آگرہ کے بعض ممبرون نے ایک اشتہار چھاپا جس مین آیات قرآنی پر ایسے طریقہ سے نکتہ چینی کی گئی تھی کہ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری مقصود تھی - مجسٹریٹ ضلع نے ملزم کو قید اور جرمانہ کی سزا دی - یہ سزا عدالت سشن جج بھی قائم رکھی - ہائی کورٹ مین جب اپیل کی گئی - تو جسٹس بنرجی نے فیصلہ ماتحت مین دست اندازی سے انکار کر دیا - اور قرار دیا - کہ وہ اشتہار فحش ہے (ریاض الاخبار)

حضور پرنس آف ویلز کے ہاں خدا نے فرزند نرینہ عطا فرمایا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کفر بالرسولؐ کی عبرۃ انگیز سزا ایک اہلحدیث کی پردہ دری

خدا کے مرسل کے انکار سے سلب ایمان ہی نہیں ہوتا بلکہ علم ۔ عقل ۔ دانائی سب کچھ ہی چھن جاتا ہے ۔ یہ مولوی ملا ہمیشہ درسی کتابیں پڑھتے پڑھاتے تھے ۔ بہت سے ان میں کتابیں رسالے فتوے لکھتے لکھاتے تھے ۔ کبھی نہ کسی کو شبہ گذرا اور نہ یقین تھا کہ یہ لوگ عربی زبان سے نا آشنا ہیں ۔ بدبختوں نے خلیفۃ اللہ سے شقاوت ازلی کی تحریک سے لڑائی شروع کردی ۔ اور جو ملمع عزت بنائے بیٹھے تھے ۔ اس کی قلعی اتروا کر پردہ دری کرائی

بدقسمتی سے مولوی بٹالوی نے رسالہ میں لکھ دیا کہ حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود (صلوٰت اللہ علیہ وسلامہ) عربی زبان نہیں جانتے ۔ خدا تعالےٰ کی غیرت کب روا رکھ سکتی تھی کہ اس کا مامور ایسے کیڑوں کی نیش زنی کا ہدف بنے ۔ اس کی توفیق اور فضل سے حضرت مرسل اللہ نے عربی زبان میں کئی کتابیں لکھ ڈالیں اور ان کے مقابلہ کے لئے تحدی کی ۔ اب ملا بٹالوی بیطرح پکڑے گئے ۔ چاہئے تھا حسب مقابلہ شروع ہوئے کہ ان کا جواب لکھو ۔ ورنہ مرزا کی سچائی پر مہر لگ گئی ۔ اور احمدیت کا کبھی نہ بند ہونے والا باب کھلتا ہے ۔ بدنصیب ناعاقبت اندیش کو یہ توفیق کہاں کہ عربی لکھنے سے عجز و قصور کا اعتراف کرتا گذری ہوئی زندگی میں ہی کوئی سطر دو سطر کا نمونہ ہوتا ۔ تو اسے پیش کرنے پر کفایت کرتا ۔ اور لوگوں کے آنسو پونچھتا ۔ آخر اس موت کے کڑوے پیالہ کی تلخ کامی دیکھنے سے پہلو ٹالا کئے مرزا کی عربی کا جواب کیا لکھوں ۔ وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری ہوئی ہے اور غلطی کا نمونہ یہ پیش کیا کہ انھوں نے عجبت کا صلہ لام لکھا ہے ۔ اور مِن چاہیئے تھا" اس کے جواب میں دیوان عرب کے اور احادیث سے اسے دکھایا گیا کہ عجبت کا صلہ لام بھی آیا ہے ۔ یہ سارے واقعات الحکم میں شائع ہو گئے ۔ جن جن لوگوں نے الحکم پڑھا ۔ دانتوں میں انگلی دبا کر حیران سے ہوگئے ۔ کہ آئی اس مولوی کے علم اور عقل کو کیا ہوگیا ہم تو اسے بڑا مولوی سنتے تھے ۔ اس کارروائی سے ہمیں یقین ہوگیا کہ بٹالوی مولوی کا یہ نکال و وبال کم سے کم اس کے ہم اصلوں یا بروزوں یا چیلوں کے لئے تو ضرور عبرت کا موجب ہوگا مگر نہیں اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا روحانی فرزند یا برادر ثناء اللہ امرتسری یہ جھگڑا لے بیٹھا کہ مرزا صاحب نے یدہ کا صلہ علیٰ لکھا ہے ۔ اور الیٰ ہونا چاہیئے ۔ اس پر جو نادان متکبر کی پردہ دری ہوئی ۔ دشمنوں کو بھی اس پر ترس آتا تھا ۔ اس کے بعد ہم نے قطعی فیصلہ کر لیا ۔ کہ اب ان سبک سر جلد بازوں کو کافی سزا مل چکی ہے ۔ آئندہ کوئی بات سوچ سمجھ کر منہ سے نکالیں گے مگر اِنَّ فِیْہِمْ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ کو بھی تو کارگذاری کے لئے ہمیشہ موقع ملتے رہنا چاہیئے ۔ آئے دن کوئی نہ کوئی شکار مل ہی جاتا ہے ۔ آج مولوی ابراہیم سیالکوٹی اس کے پیچھے چڑھ گئے ہیں اور کہاں جا مارا اٹاوہ میں

اٹاوہ میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے ۔ اس جماعت کے لائق مخلص کارکن سید صادق حسین صاحب مختار عدالت نے چار روز ہوئے مجھے لکھا ۔ کہ یہاں مولوی ابراہیم سیالکوٹی تشریف لائے ہیں کسی تقریب سے ملاقات ہوئی ۔ اور ادھر ادھر کی باتیں درمیان آئیں ۔ سید صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ لوگوں نے حضرت اقدس کی پر تحدی کتابوں کا کوئی جواب آج تک کیوں نہیں لکھا ۔ مولوی صاحب نے فرمایا ۔ جواب کیا لکھیں ۔ وہ تو غلط عربی لکھتے ہیں ۔ میں نے کہا ۔ آپ بھی کچھ لکھ دیتے ۔ مقابلہ کے بعد مرزا صاحب کی غلطیاں اور آپ کی کتاب کی پاکیزگی اور صحت باطل اور حق میں امر فارق ہو جاتی ۔ مولوی صاحب نے جوش میں آکر کہا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ میں لکھا ہے ۔ وَ اَحَاطَ عَلَیَّ رُوحَہٗ ۔ احاط کا صلہ علی ایسی کھلی غلطی ہے کہ اس کا مرتکب خوفناک الزام کے نیچے ہے اور کوئی مرزائی اس کا جواب قیامت تک نہیں دے سکے گا ۔ احاط کا صلہ ب آیا کرتا ہے ۔ میں نے اس خط کو پڑھ کر بلا توقف لسان عرب کی کتابوں کی طرف رجوع کیا ۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے ۔ کہ تھوڑی سی سعی کے بعد گوہر مدعا ہاتھ آگیا ۔ قبل اس کے کہ اس سبک سر جلد باز کی پردہ دری پر کچھ لکھوں ۔ ایک دو باتیں تحدیث بالنعمت کے طور پر لکھنی ضروری ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کا کتنا احسان اور ہمارے آقا و مولا و ولی نعمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے پر کس قدر بین دلیل ہے کہ جس جگہ سیاہ دل دشمن نے کبھی انگلی رکھی ہے ۔ اس کے نیچے سے معارف و حقائق کا خزانہ نکلا ہے ۔ اگر ان اخلاف نے اپنے اسلاف کی پیروی میں حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے پرایویٹ زندگی پر کوئی اعتراض کیا ہے ۔ تو وہ اعتراض بعینہ کسی نبی کی لائف کے کسی حصہ پر جا پڑا ہے ۔ اور اگر پبلک لائف پر منہ کھولا ہے تو وہی یاوہ گوئی ان کے بڑے کسی اولوالعزم نبی کی شان میں کر چکے ہیں ۔ اور اگر آپ کی زبان دانی پر حرف رکھا ہے تو دواوین عرب ۔ کتب ۔ احادیث ۔ تفاسیر حضرت خلیفۃ اللہ کی طرف سے اعداء اللہ کا منہ توڑنے کو موجود ہوگئیں ۔ اب میں جواب لکھتا ہوں ۔ وباللہ التوفیق

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ کی عبارت یہ ہے ۔ فرأیتُ

اِنَّ روحہ اَحاطَ عَلَیَّ واستوی علی جسمی ولفّنی فی ضمن وجودہ حتی ما بقی منی ذرۃ وکنتُ من الغائبین

پھر میں نے دیکھا کہ خدا کی روح نے مجھے سموچا اپنا کرلیا اور میرے جسم پر مستوی ہوگئی اور اپنے وجود میں مجھے لپیٹ لیا یہاں تک کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا اور میں غائب فانی ہوگیا

اس مقام میں خدا کے بلائے بولنے والے نے احاط کا صلہ علی لکھا ہے ۔ خلیفۃ اللہ کو مٹی اور اپنے تئیں آگ کہنے والا اعتراض کرتا ہے ۔ کہ صلہ علی صحیح نہیں بلکہ ب ہونا چاہیئے احاط بی

قبل اس کے کہ میں ثابت کروں کہ اس مقام میں بجز صلہ علی کے اور کوئی صلہ اس بلاغت اور فصاحت کو دکھا نہیں سکتا جو علی نے دکھائی ہے ۔ میں بافسوس اتنا لکھنے سے رہ نہیں سکتا ۔ کہ ان مولوی لوگوں کی خطاکاری کی جڑ یہ ہے ۔ کہ اول تو ان کا ذخیرہ معلومات نہایت تنگ ہوتا ہے اور چند محدود و "تاریک کتابوں پر ان کا سارا مدار ہوتا ہے ۔ پھر اس کے ساتھ بغض اور عناد اور تعصب کی شامت سر پر سوار ہوتی ہے ۔ یہ دو مرض ہیں کہ جن کے استیلاء سے ان کی رائے ہمیشہ سقیم اور علیل ثابت ہوتی ہے ۔ سیالکوٹ میرا وطن ہے ۔ میں خوب جانتا ہوں اور دعوے سے کہتا ہوں کہ مدتوں سے اس میں نہ کوئی ادیب ہوا ہے اور نہ اب ہے ۔ کوئی کتب خانہ نہیں ۔ جس میں دواوین عرب اور بڑی بڑی لغت کی کتابیں اور شروح دواوین عرب موجود ہوں ۔ چند مبتذل پرانی درسی کتابیں ہیں ۔ اس کے سوا کچھ نہیں ۔ یہ مولوی ابراہیم اسے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا ۔ اس نے اپنے استاد کے علم اور فہم سے زیادہ ترقی کی ۔ اسے خوش قسمتی سے لسان العرب مل گئی ۔ بس سارے شہر میں یہ پہلا نوجوان ہے جس کے ہاتھ ایسی نادر اور عظیم الشان لغت کی کتاب آئی بڑی خوش قسمتی تھی ۔ جو اس سے فائدہ اٹھاتا ۔ اور لسان عرب کی وسعت کا اس کتاب سے سبق سیکھ کر کسی معنی پر زبان اعتراض کھولنے میں جلدی نہ کرتا ۔ مگر بدقسمتی سے اسے یہ فیض حاصل نہیں ہوا

اسے اس اعتراض کو قوت اور حوصلہ سے منہ سے نکالنے کی جرأت معلوم ہوتا ہے ۔ اس لئے ہوئی ۔ کہ لسان العرب میں زیر لغت حاط یحوط اسے احاط بہ صلہ علی نہ ملا اگرچہ میں عنقریب دکھاتا ہوں کہ اس نے اس مقام میں بھی ٹھوکر کھائی ہے اس سے اس کو یہ خیال پیدا ہوگیا ۔ کہ اب اس نے لغت عرب کا احاطہ اور استقصا کر لیا ہے ۔ اگر وسیع واقفیت اور صحیح علم اس کا مساعد ہوتا ۔ تو سمجھ لیتا ۔ کہ لغت کا دائرہ بڑا وسیع بلکہ غیر محدود ہے کسی ایک کتاب لغت نے اب تک عربی زبان کا احاطہ نہیں کیا ۔ اور نہ کسی نے دعویٰ کیا ہے ۔ بہت سے لغات اور محاورات دواوین عرب کی شروح میں ایسی ملتی ہیں کہ لغات کے صفحات ان سے خالی ہوتے ہیں ۔ اور لغات نویس کو بھی

لغت کسی لفظ کی تشریح میں بے ساختہ لکھے جاتے ہیں اور تعجب ہے حضرت لغات میں ان کا ذکر نہیں کرتے

اس امر کے ثبوت کے لئے کہ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ استعمال میں لکھنے سے جو حضرت مہبط الوحی کا مقصود ہے وہ کسی اور صلہ سے پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک حدیث لکھتا ہوں اور وہ یہ ہے ملعونٌ ملعونٌ مَن احاط علیٰ مَشْرَبَةٍ۔ اس کے معنے صاحب لغت خود کرتا ہے۔ المشربة الموضع الذی یشرب منه کالمشرعة و یرید بالاحاطة تملکه ومنع غیره منه۔ حدیث کے معنے یہ ہیں۔ ملعون ہے۔ جس نے اپنے گھاٹ پر احاط کر لیا پھر کہتا ہے۔ کہ معنی احاطہ کے ہیں۔ اپنے لئے اس کا مخصوص کر لینا اور دوسروں کو اس سے روک دینا۔ اس حدیث نے جو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک مُنہ کے الفاظ سے ترکیب یافتہ ہے۔ احاط کو صلہ علیٰ کے ساتھ لاکر نہ صرف اس اعتراض کی بیخ کنی کر دی ہے۔ جو مولوی ابراہیم اہلحدیث نے نادانی اور کم علمی سے کیا۔ اور نا عاقبت اندیشی سے دعوی کیا۔ کہ اس کا خلاف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کے مقصود و معنی کو بھی وضاحت سے حل کر دیا ہے

جو معنی اس حدیث کے ہیں۔ کہ ایک شخص نے اپنے گھاٹ پر ایسا تصرف اور احاطہ کیا۔ کہ سب بیگانوں سے روک کر اپنے لئے ہی خاص کر لیا۔ وہی مقصود یہاں فقرہ زیر بحث میں حضرت حجۃ اللہ کا ہے۔ اس فقرہ کا صاف صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رُوح نے مجھ پر پورا پورا تصرف اور استیلاء اور احاطہ کیا۔ یعنی مجھے بالکلیہ اپنا بنا لیا۔ اور اغیار سے بکلی بیگانہ کر دیا۔ اور اس فقرہ کا خاتمہ اس طرح کیا۔ کہ میرا کچھ نہ رہا۔ اور میں غائب اور فانی محض ہو گیا اسی کی تائید میں دوسری سطریں ہیں۔ یا یوں کہو۔ کہ ان ہی معنی کو دوسرے خوبصورت قالب میں ڈھالا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ونظرت الی جسدی فاذا جوارحی جوارحه و عینی عینه واذنی اذنه ولسانی لسانه۔ اخذنی ربی واستوفانی والکل الاستیفاء حتی کنت من الفانین و وجدت قدرته وقوته تفور فی نفسی والوهیته تتموج فی روحی وضربت حول قلبی سرادقات الحضرة ودقق نفسی سلطان الجبروت فما بقیت وما بقی ارادتی وکاماتی [illegible] وانهدمت عمارة نفسی کلها وتراءت عمارة رب العالمین وسحقت اطلال وجودی وعفت [illegible] انیتی وما بقیت ذرة هویتی و الوهیة غلبت علی غلبة شدیدة تامة وجذبت الیها من شعر راسی الی اظفار رجلی فکنت لبّا بلا قشور ودهنا بلا ثفل [illegible] بینی وبین نفسی فکنت کشیٔ لا یری او کقطرة رجعت الی البحر فستره البحر بردائه وکان تحت امواج الیم کالمستورین۔ الخ ترجمہ۔ اور میں نے اپنے جسم کی طرف دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے سب جوارح خدا کے جوارح ہیں۔ میری آنکھ اس کی آنکھ ہے۔ اور میرے کان اس کے کان ہیں۔ اور میری زبان اس کی زبان ہے اور میرے ربّ نے مجھے پکڑا۔ اور مجھے سمو چالے لیا۔ اور ایسا پوری طرح لیا۔ کہ میں فانی ہو گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت میرے اندر جوش زن ہے۔ اور اس کی الوہیت میری روح میں موجیں مار رہی ہے۔ اور میرے قلب کے اردگرد حضرت عزت کے خیمے لگائے گئے ہیں اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو ایسا کوٹا اور پیسا کہ نہ تو میں ہی رہا۔ اور نہ میرا کوئی ارادہ اور نہ کوئی تمنا رہی۔ میرے نفس کی ساری عمارت ڈھے گئی۔ اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی۔ میرے وجود کے سارے نشان اور کھنڈرات مٹ گئے۔ اور میری انانیت کا بقیہ نابود ہو گیا۔ اور میری نمود کا کوئی ذرہ باقی نہ رہا۔ الوہیت نے مجھ پر پورا پورا غلبہ پا لیا اور میرے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں مغز ہی مغز رہ گیا۔ جس میں کوئی چھلکا نہیں ہوتا۔ اور روغن رہ گیا۔ جس میں کھلی اور بیج نہیں ہوتے اور مجھ میں اور میرے نفس میں دوری ڈال دی گئی۔ پھر میں ایک شے بن گیا۔ جو دیکھی نہیں جاتی یا ایک قطرہ بن گیا۔ جو بحر کی طرف گیا۔ اور بحر نے اسے اپنی چادر میں چھپا لیا۔ اور وہ بحر کی موجوں میں مخفی و مستور ہو گیا

ان مبارک اور نورانی فقروں کو پڑھ کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے اپنے مدعا کو کس فصیح عربی میں ادا کیا ہے۔ میں اپنے تجربہ اور ایمان اور بصیرت سے گواہی دیتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے کوئی صلاۃ کی کتاب نہیں پڑھی۔ اور نہ کبھی دواوین عرب آپ کے مطالعہ میں رہے اور نہ رہتے ہیں۔ اور نہ آپ کے کتب خانہ میں کوئی ایسی کتاب تھی۔ عالم الغیب ہمہ داں خدا نے یہ فقرہ (احاط علیٰ) آپ کے قلم سے نکالا جس سے اس کا منشاء یہ تھا۔ کہ ایک عدو دین بیہودہ فطرت اس پر نکتہ چینی کرے گا۔ اور اس سے اس کلام کا معجزانہ رنگ ظاہر ہو گا۔

اگرچہ مجھے اس حدیث کے بعد کسی اور سند کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ کلام نبوی کے بعد اور سند تلاش کرنا ایسے کمزور سخن بیان کا کام ہے۔ مگر میں لسان العرب سے دکھاتا ہوں کہ اس نے کیسے بے ساختہ احاط کا صلہ علیٰ مذکور فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ لغت حاط یحوط کی بحث میں کہتا ہے۔ یقال للارض المحاط علیها حائط وحدیقة فاذا لم یحط علیها فهی ضاحیة۔ یعنی اگر المحاط کا صلہ علیٰ جائز نہ ہوتا۔ اور وہ ابراہیم کی طرح زبان عرب سے نابلد ہوتا تو کہہ سکتا تھا۔ المحاط بها۔

عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وقت پر حدیثیں ہی ان کے علم و تقویٰ کے کپڑوں کو پارہ پارہ کرتی ہیں۔ آخر میں مجھے تحدیث بالنعمت کے طور پر یہ بیان کرنا ہے۔ کہ یہ حدیث جس نے لازوال رسوائی مولوی ابراہیم کی قسمت میں کی۔ اور اس کے کبر و نخوت اور دعوے کی سونڈ پر جلتے ہوئے لوہے کا بدنما داغ لگایا ہے مجھے کیونکر ملی میرے پیارے دوست سید صادق کے خط کو پڑھ کر لسان العرب کو اٹھایا۔ اور باب حاط یحوط کو پڑھنا شروع کیا۔ اگرچہ اوپر کی منقولہ عبارت سے مجھے خوشی ہوئی تھی کہ احاط کا صلہ علیٰ آ گیا ہے۔ مگر دل میں میں نے مزید شرح صدر اور تائید کے لئے پیاس محسوس کی۔ پھر میں نے تاج العروس شرح قاموس کو پڑھا۔ اس میں بھی اس سے زیادہ کچھ نہ تھا پھر اقرب الموارد کو اٹھا کر دیکھا اس میں بھی کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد تنہا مسجد مبارک میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اور کس کتاب کو پڑھوں کہ اتنے میں خیال آیا۔ کہ مد القاموس کو بھی تو دیکھنا چاہیئے۔ (یہ ایک عظیم الشان کتاب لغت ہے یہ ترجمہ ہے۔ انگریزی میں تاج العروس شرح قاموس کا مع کچھ زائد۔ اس کے مصنف و مترجم ایڈورڈ ولیم لین نے چالیس برس مصر میں رہ کر بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے بہت سے علمائے مصر کی مدد سے اسے طیار کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے زر کثیر خرچ کر کے ہم نے اسے بہم پہنچایا ہے) جب احاط یحوط کا باب میں نے کھولا۔ اس نے احاط علیہ یعنے احاط کو با صلہ علیٰ بیان کیا۔ اور آگے چلکر لکھا۔ کہ یہ ٹکڑا ہے حدیث کا جسے تاج العروس نے باب شرب یشرب میں بیان کیا ہے۔ میں نے اس وقت سجدہ کیا۔ اور اسلام کی کامیابی اور دشمن اسلام کی ذلت و فضیحت پر خدا کا شکر کیا۔ اس کے بعد میں نے تاج العروس میں باب شرب یشرب کو پڑھا اس نے اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث میں نے لسان العرب سے لی ہے۔ پھر لسان العرب میں باب شرب یشرب میں اس حدیث کو پایا۔ اور تین عظیم الشان لغت کی کتابوں کو اپنی تائید میں پاکر اللہ تعالیٰ کے انعامات .. و برکات کا شکر کیا اس قصہ کے لکھنے سے میری بڑی غرض یہ ہے کہ علوم اور معلومات کی کوئی انتہا نہیں۔ ذرا سی معلومات پر غرہ ہونا اور چند مبتذل کتابوں پر ناز کرنا شقاوت اور نادانی کی دلیل ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ مولوی بٹالوی اور مولوی امرتسری۔ اور ابراہیم سیالکوٹی کی پردہ دری بہتوں کے لئے موجب عبرت ہو گی۔ اور ان جوہڑ کے مینڈک مولویوں

کے مقلد یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی سے پرہیز کریں گے اور مجھے اُمید ہے۔ کہ بہت سے سعادتمندوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ان بے ادب بددل۔ مگر زبان دراز مولویوں میں سے جب کبھی کوئی اعتراض کرتا ہے۔ یہی روز بد اسے دیکھنا پڑتا ہے۔ اور دور سے نہیں بلکہ قریب ہی سے یعنی حدیث سے ہی اُسے شرمندہ اور ذلیل ہونا نصیب ہوتا ہے۔ آخر بہت سے صافی اور سعید دل اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ استمراری نصرۃ احمدیوں کے ساتھ اور اس کا یہ خذلان دشمنان حق کے ساتھ بین دلیل ہے۔ اس پر کہ ہمارا سلسلہ خدا تعالےٰ کا سلسلہ ہے وللہ الحمد۔ خوب ہو اور حضرت کی بھی آرزو ہے۔ کہ یہ مضمون سیالکوٹ میں خصوصاً اور دیگر بلاد میں خوب شائع ہو۔ ممکن ہے کہ ان جاہل فریب دینے والے ملاؤں کی دستبرد سے کوئی روح بچ جائے

خاکسار عبدالکریم از قادیان

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

طور پر خیرخواہ بنادیا۔ وہ تھوڑوں کا بنا ہم نے بہتوں کا بنادیا۔ وہ ظاہری روشنی کے لئے گیا۔ ہم نے اندر کی روشنی بھی عطا کردی۔ ظاہری منزل مقصود کے طلب کے لئے گیا تھا ہم نے باطنی منزل مقصود بھی دکھادیا۔ سبحان اللہ۔ یعنی پاک ہے قسمتی کو مہمل نہیں چھوڑتا۔ اب بشارتیں دیتا ہے۔ یموسیٰ اِنَّہٗ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ وَاَلْقِ عَصَاکَ۔ اے موسیٰ بات یہی ہے۔ کہ میں ہی اللہ غالب حکمت والا ہوں لاٹھی رکھدے۔ یعنی تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ یہ بشریٰ ہے۔ فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَانٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ۔ سو جب دیکھا۔ تو گویا وہ ایک سانپ (چھوٹا سانپ) کی طرح جنبش کرتا ہے۔ بھاگا۔ اور مڑ کے بھی نہ دیکھا یموسیٰ لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اے موسیٰ نہ ڈر۔ کہ میرے حضور بھیجے ہوؤں کو خوف نہیں رہتا پھر میرے سامنے؟ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ اِلَّا عاطفہ ہے۔ اس کے معنے میں اور۔ یعنی ان لوگوں کو بہت خوف نہیں ہوتا۔ جن سے کوئی بدی ہو جاوے۔ پھر وہ بدی چھوڑ کر نیکیاں کرے۔ تو میں انکے لئے غفور اور رحیم ہو جاتا ہوں۔ معافی دیتا اور رحم کرتا ہوں۔ وَاَدْخِلْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ۔ ہاتھ جیب میں ڈال نکلیگا چمکتا ہوا کوئی اس میں عیب نہیں۔ اور یہ دو نشان اور نشانوں کو ملا کر نو نشان میں داخل ہیں۔ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِہٖ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ۔ جا فرعون اور اس کی قوم کی طرف وہ بے شک فاسق ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ صرف کفر پر اس

جہان میں نہیں پکڑتا۔ بلکہ شوخی کی سزا اس دنیا میں بھی دیتا ہے۔ فَلَمَّا جَآءَتْھُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَۃً قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ۔ جب ان کے پاس نشان آگئے اور نشان بینائی کا موجب تھے۔ ان کو بینائی حاصل نہ ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے ان سے اندھوں کا سا کام لیا۔ بلکہ کہا۔ کہ یہ دھوکہ بازیاں ہیں وَجَحَدُوْا بِھَا وَاسْتَیْقَنَتْھَآ اَنْفُسُھُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا۔ انکار کر دیا۔ مگر دل لگے مان گئے۔ موجب انکار دو امر ہوئے کچھ ظلم کیا اور کچھ تکبر کیا۔ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُفْسِدِیْنَ۔ دیکھا انجام شریر کیسا ہوا۔ موسیٰ کو ہدایت اور ہدایت پر بشریٰ۔ اور مخالف محروم تباہ ہلاک

مصلح کی ضرورت
کے لئے
مفسد زمانہ کی شہادت

بڑا پائونیر کا ایک نامہ نگار کانپور سے لکھتا ہے کہ گرمی کی شدت سے اس جگہ کئی ہندوستانی اور چار انگریز مر گئے اور بیسیوں بیل اور بھینسے مر گئے۔ اور ناکارہ ہوگئے لیکن ساتھ ہی اس وحشت اثر خبر کے نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ باوجود شدت گرمی کے وکٹوریا سرکس کمپنی اپنے تماشوں سے کانپور والوں کی تفریح طبع کرتے ہوئے دونوں ہاتھ سے لوٹ رہی ہے۔ یہ خبر صرف کانپور سے انوکھی نہیں آئی۔ بلکہ دیگر شہروں میں بھی جہاں دن کو گرمی کی شدت سے لوگ تڑپ رہے تھے۔ وہاں ناٹک گاہوں میں شراب کی بوتلیں برابر لنڈھائی جارہی تھیں۔ اب بھی گو بارش شروع ہے۔ اور گرمی کی شدت دور ہو گئی ہے۔ تاہم جب بارش بند ہوگی۔ تو حبس تنگ کریگا۔ اور جہاں کہیں زیادہ انسانوں کا مجمع ہوگا۔ وہاں ہی ہیضہ وغیرہ کا خوف ہوگا۔ لیکن ان جملہ حالات سے واقف تعلیم یافتہ اصحاب بھی ناٹک کمپنیوں کے منڈوؤں کے اندر راتیں گذاریں گے اور وہاں سے اپنے بچوں سمیت بیمار ہو کر باہر تشریف لایا کریں گے۔ میں حیران ہوں۔ کہ انسان معقولیت کب سیکھیں گے۔ تھیٹر وغیرہ سامان تفریح بتلائے جاتے ہیں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ صحت کو قربان کر کے تفریح کیونکر ہو سکتی ہے۔ اس تفریح کی بھی وہی حالت ہے۔ جو یورپین اصحاب کے جلسوں میں توسٹ پینے کی ہوتی ہے۔ دوسرے کی صحت کا جام پیتے ہوئے اپنی صحت کو قربان کرنا جیسا نامعقول عمل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ عمل زیادہ تر نامعقول ہے کہ تفریح طبع کے نام پر صحت کو قربان کر دیا جاوے

ہیں تو انگریزی طریقہ کی ناٹک بازی کے بالکل برخلاف ہوں لیکن اگر رات کے ناٹک گاہ قائم ہی رکھنے ہوں۔ تب بھی کم از کم یکم جون سے لے کر ۱۵۔ اکتوبر تک تو ان ناٹک گاہوں کو حکماً بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جہاں تک جسمانی صحت بچ سکے وہی غنیمت سمجھی جاوے۔ لیکن میری پکار کو سنے گا کون۔ کیونکہ کوئی مرے چاہے جیوے۔ سنھر اگھول تماشے ہوئے۔ جواب ملیگا کہ دنیا کے کام کیسے بند ہو سکتے ہیں (ستیہ دہرم پرچارک)

۲ع محمد حسین خان صاحب ہانگ کانگ سے پیسہ اخبار کو لکھتے ہیں۔ سُنا جاتا ہے۔ کہ لاہور میں سخت زلزلہ آیا۔ اور طاعون بھی ترقی پر ہے۔ میں سخت افسوس کرتا ہوں۔ کہ زلزلوں سے بہت مکان گر گئے اور بہت جانوں کا نقصان ہوا۔ لیکن پھر بھی ہم اپنے خداوند کی سچے دل سے عبادت نہیں کرتے۔ ہم کو بیدار کرنے کے لئے یہ زلزلے آتے ہیں۔ شائد کہ ہم راہ راست پر آویں۔ اور مسکینوں کا مال غبن نہ کریں۔ جھوٹ نہ بولیں شراب نہ پئیں۔ لیکن غور سے دیکھا جاوے۔ تو کسی کو پرواہ نہیں ہے

۳ع ممتاز حسین صاحب۔ ٹبالہ میں عیسائیوں کے زور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کی نسبت اہل اسلام کی کثرۃ ہے۔ اور مسلمان بہ نسبت ان کے یہاں آسودہ حال بھی ہیں مگر مسلمانوں کی نہ تو کوئی انجمن ہے۔ اور نہ ہی کوئی سکول۔ کیا ان لوگوں کو دیکھ کر بھی انہیں شرم نہیں آتی۔ کہ ہندو بھائی روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ مسلمانوں میں کچھ ایسی امارت کی نوسمائی ہوئی ہے۔ کہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا یا مدرسے بنانا۔ یا مذہبی معاملات کی طرف غور کرنا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ یہ ملانوں کا کام ہے

افسوس ہے۔ ایسی قوم پر۔ اور اس قوم کے خیالات پر۔ کہ روز بروز تنزلی کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گے۔

۴ع عبدالسلام رفیقی صاحب پیسہ اخبار میں تحریر فرماتے ہیں مسلمانوں کی قسمت نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ سیدھی ہونے میں آتی ہی نہیں۔ جہاں دیکھو۔ ان کی کم ہمتی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی۔ زلزلے کے موقعہ پر ان کی پست ہمتی نے کمال ہی کر دیا کسی کو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ اسلامی ہمدردی تو بجائے خود رہی انسانی ہمدردی ہی جوش مارتی۔

درخواست دُعا

قریب تین چار ماہ سے میرے ناک پر ایک خطرناک بیماری ہے جس سے بہت اندیشہ رہتا ہے۔ علاج تو ہو ہی رہا ہے لیکن میرے سب احمدی احباب کو میرے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند کریم مجھے اس خطرناک بیماری سے شفا دیوے۔ دعا پر ہی ہمارا سارا دارومدار ہے والسلام خاکسار محمد نصیب احمدی محرر بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب کا اسسٹنٹ سرجنی کا امتحان

اور صاحبان بصیرت کے واسطے ایک نشان

اللہ تعالیٰ کے لئے سب حمد وثنا ہے۔ جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اور انکی محنتوں کو بار آور کرتا ہے۔ اُس کا بڑا شکر اور احسان ہے۔ کہ مکرمی جناب **میر ناصر نواب صاحب** کے فرزند ارجمند محبی اخویم **میر محمد اسمٰعیل صاحب** جن کو اس عاجز کے ساتھ مدت سے ایک خاص محبت کا تعلق ہے میڈیکل کالج کے سب سے آخری امتحان میں **کامیاب** ہوئے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ تمام پنجاب۔ یو۔ پی۔ اور سنٹرل انڈیا میں **اول** رہ کر نہائیت عزت کے ساتھ پاس ہوئے۔ یہ کامیابی نہ صرف احمدیہ برادران کے واسطے بلکہ عام مسلمانوں کے واسطے بھی ایک بڑی خوشی کا موجب ہے اور قابل فخر ہے۔ بالخصوص اس واسطے کہ میر صاحب موصوف زمانہ تعلیم کالج میں ہمیشہ اعلےٰ اخلاق کے ساتھ کالج کے طلباء اور اساتذہ کو ایک سچے مسلمان کی زندگی کا نمونہ دکھاتے رہے ہیں۔ اور اپنے ذہن رسا اور نکتہ رس طبیعت کے ساتھ اپنے پاک چال چلن سے احمدیت کا ایک موثر نمونہ ثابت ہوئے ہیں اللھم زد فزد لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر جس بات نے ان کی کامیابی کو ایک بڑی بھاری خوشی کا موقع بنا دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انکی اس کامیابی کے متعلق خداوند علیم وخبیر نے پہلے سے اپنے برگزیدہ رسول کی معرفت خبر دے دی تھی۔ اور وہ واقعہ اس طرح سے ہوا تھا۔ کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو جب کہ زلزلہ آیا تھا۔ اس دن لاہور سے کئی دوستوں کے خط آئے۔ شاید بیس کے قریب وہ خط ہوں گے۔ ہر ایک دوست نے اپنی خیر وعافیت سے اطلاع دی۔ کہ ہم کو خداوند تعالےٰ نے اس آفت سے بچا لیا۔ مگر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط بھی نہ آیا۔ حالانکہ ان کی عادت تھی کہ ذرا سی اعجوبہ بات سے اپنی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو اطلاع دیا کرتے تھے۔ پہلے دن تو اُن کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ نے صبر کیا اور سمجھا کہ شائد کل خط آجائے گا۔ پھر دوسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ تب ان دونوں کا دل مارے غم کے دہڑکنے لگا۔ اور سخت پریشانی ان کے لاحق حال ہوئی اور یہ سمجھا کہ اب خیر نہیں۔ شائد کسی مکان کے نیچے دب گئے ہوں۔ پھر تیسرے روز بھی کوئی خط نہ آیا۔ اور کسی دوست نے بھی نہ لکھا۔ کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب خیر وعافیت سے ہیں۔ تب اُن دونوں کی حالت مارے غم کے قریب موت کے ہو گئی اور **حضرت** کو دُعا کے واسطے کہا۔ **حضرت** نے ان کا سخت قلق اور رنج دیکھ کر بہت توجہ سے دُعا کی۔ تو جواب میں یہ الہام ہوا۔ "**اسسٹنٹ سرجن**" اُس وقت سمجھ نہ آیا۔ کہ اس دُعا کے ساتھ اسسٹنٹ سرجن کو کیا علاقہ ہے۔ بعد اس کے میر محمد اسمٰعیل صاحب آ گئے۔ اور ان سب کو تسلی ہوئی حضرت اُم المؤمنین نے اس الہام کو خوب یاد رکھا۔ اور وہ ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ میں جانتی ہوں۔ کہ اسمٰعیل پاس ہو جائے گا۔ کیونکہ جب زلزلہ کے وقت اس کی خیر وعافیت کے لئے دعا کی گئی۔ تو الہام ہوا۔ کہ اسسٹنٹ سرجن۔ اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ کہ وہ کسی مکان کے نیچے دب گیا ہے۔ اس کے لئے تو مقدر ہے۔ کہ وہ اسسٹنٹ سرجن ہو جائے

غرض یہ موقع ایک نہیں۔ بلکہ کئی طرح کی خوشیوں کا موقعہ ہے جس پر ہم صدق دل کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور حضرت اُم المؤمنین کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور جناب میر ناصر نواب صاحب اور عزیزی میر محمد اسحٰق صاحب (خدا اس کو ہمیشہ صحت وعافیت کے ساتھ رکھے) اور ان کی والدہ صاحبہ اور تمام احمدی برادران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور میڈیکل کالج کے اسٹاف کو مبارکباد کہتے ہیں جن کی شاگردی میں ایک ایسا لائق ہونہار ڈاکٹر بنا۔ اور بالآخر دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میر صاحب موصوف کے واسطے یہ کامیابی دین ودنیا میں حسنات کا موجب اپنی رضامندی کے حصول کا باعث بنائے۔ اور انسانی ہمدردی کے اس سچے خیرخواہ ہنر میں خدا تعالےٰ میر صاحب کو دن بدن فائدہ بخش علم میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا وجود سلسلہ حقہ احمدیہ کے واسطے بڑے بڑے برکات کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اُس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُسکے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے بلکہ حضرت امام علیہ السلام نے یہانتک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے۔ ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کیے کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کس قدر ضروری ہے۔ پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچے گا۔ مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے۔ کالج ایک نہیں ہزاروں ہونگے اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہونگی۔ پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا۔ بس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی خدمت میں فراخ دلی سے کام لو۔ کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے۔ اور یہ بات سردست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپے ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے۔ تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

رسید زر تا ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء

نام	رقم
پیر برکت علی صاحب معرفت حافظ روشن علی صاحب	۶/
ماسٹر وزیر الدین صاحب - سجانپور ٹیرہ -	۱۲/
احمد الدین صاحب - نارووال	۸/
محمد اکرم صاحب کمپونڈر بجناب عبد الحکیم صاحب جلالپور جٹاں	۸
مولوی گلاب الدین صاحب - رہتاس	۳ر
بابو گلاب خان صاحب - راولپنڈی	۶/
سید مظفر شاہ صاحب خانساماں	۶
محمد عبد الرحمٰن صاحب بمبئی (بمد اعانت)	عا
شاہ محمد صاحب - نارووال -	۶/

نام	رقم
مدد الدین صاحب - بھلاں ضلع ہوشیارپور	۸/
نبی بخش صاحب - کوڑا راجپوتانہ -	۶
شیخ محمد صاحب ڈرافٹس مین -	۴/
مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس - سوہانوالہ	۸/
غلام رسول صاحب - قتال پور	۸/
عبد اللہ صاحب - درزی	۲/
ماسٹر عبد الرحیم صاحب اکونہ	۶
علی احمد خان صاحب -	۶/
نبی بخش صاحب خانساماں لائلپور	۸/
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب - پنڈی گھیپ	۸/
منشی طالع محمد صاحب - نوشہرہ	۸/
محمد عمر خان صاحب - کنجاہ -	۸/
نواب الدین صاحب - پسرور	۸/
محمد صدیق صاحب - کپورتھلہ -	۸/
منشی عبد العزیز صاحب - سہارنپور	۸/
مرزا عباس علی صاحب کوہاٹ	۸/
گلاب الدین صاحب - رہتاس -	۳ر
محمد بخش صاحب - سپاہی خیرگلی	۸/

نماز جنازہ - خان صاحب محمد ذو الفقار علیخان صاحب انسپکٹر آبکاری میرٹھ کی اہلیہ کلاں کی وفات کی خبر ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سُنی ہے - اللہ تعالےٰ مرحومہ کو غریق رحمت و داخل جنت کرے اور خان صاحب اور مرحومہ کے دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے - احباب سے دعاے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست ہے +

تعلیم القرآن

عرب صاحب عبد المحیی نے ایک قاعدہ عربی زبان کا تالیف کیا ہے جس سے ابتدائی بچوں کو حروف کا جوڑنا اور قرآن شریف کی عبارت کا پڑھنا آسان ہو۔ قاعدہ مختصر اور عمدہ ہے۔ اخیر میں اُستاد کے واسطے چند قواعد بھی درج ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ ہے - عرب صاحب سے قادیان میں مل سکتا ہے

ضرورۃ نکاح

میرا ایک لڑکا ہے پندرہ برس کا عبد اللہ نام پیشہ زمینداری + بارہ بیگہ اپنی زمین ہے لڑکا قرآن مجید پڑھا ہوا ہے میں چاہتا ہوں اپنی احمدی جماعت میں اپنے لڑکے کا نکاح کردوں - المشتہر مظہر الدین ساکن موضع ستاٹھ ڈاکخانہ سلطان +

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۱ ماہ	ایکبار
پورا صفحہ	ماعہ	۶عہ	۳عہ	۲عہ	۱ے
نصف صفحہ	۲سہ	۲سہ	۱سہ	۱ے	۸
پورا کالم	۱سہ	۱سہ	۱سہ	۸	۱ے
نصف کالم	۲عہ	۲عہ	معہ	للعہ	۶
ربع کالم	۲عہ	۱ے	۸	۱ے	۶/

ایک دفعہ کے لیے فی سطر کالم ۲ر لیکن ۸ سے کم اُجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر سیکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا ضمیمہ بھجوانے کے لیے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کردے + اُجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیے مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا بشرطیکہ اُن کے اشتہار کی اُجرت سالانہ ۲سہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اُجرت ۲عہ سالانہ ہوگی اُن کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انھیں دینا پڑے گا +

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو - بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا جسکی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہوکر شکایت کا موقع بنجاتا ہے لہذا التماس ہے کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

براہین احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جو تمام سلسلہ نشانات اور معجزات کی بنا ہے اور جس میں مندرجہ پیشگوئیاں آجتک پوری ہو رہی ہیں اور قیامت تک ہوتی رہیں گی نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر صرف پونے تین روپے ۱۲/۲ میں ہم سے ملتی ہے۔ درخواستیں بنام معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہییں +

قادیان بدر پریس میں چھاپا گیا میاں معراج الدین عمر کے لئے (تاریخ اشاعت ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء)